يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

ترجمہ و تحقیق
فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر حفظہ اللہ

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ
تفہیم وتعلیق:
ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

کسی شرعی ضرورت کے تحت کفار کا ساتھ دینا

قبل ازیں یہ بحث گزر چکی ہے کہ کافروں سے دوستی کرنا، ان کی مدد کرنا اور ان کو تقویت پہنچانا بہت بڑا جرم ہے۔ یہ ایسا جرم ہے کہ جو ایک مسلمان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔ لہٰذا کسی بھی مسلم شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کافروں اور مسلمانوں کے درمیان ایک ذریعہ، واسطہ (وچکولا)، اور سفارشی ہونے کا کردار ادا کرے۔ نہ ہی یہ جائز ہے کہ وہ کافروں کی اتحادی افواج کے ساتھ اپنا اتحاد قائم کرے۔ چہ جائیکہ وہ باقاعدہ کافروں کا ساتھ دیتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے درپے ہو جائے۔ ایک مسلمان سے مسلمان ہوتے ہوئے اس چیز کی امید نہیں کی جاسکتی۔

اب اس بحث میں ہم اس مسئلہ کو ایک اور زاویہ سے پیش کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان کسی شرعی ضرورت اور جائز ضرورت کے تحت کافروں اور مسلمانوں کے درمیان ذریعہ، واسطہ اور بظاہر معاون کا کردار ادا کرتا ہے تو یہ شخص کافروں کے مددگاروں اور معاونین کے حکم میں داخل نہیں ہوگا۔ وہ اس طرح کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی شخص کوئی ایسا کام کرے جس میں مسلمانوں کی مصلحت اور خیر خواہی مقصود ہو۔ مثلاً کسی سر چڑھے طاغوت کو، کسی بہت بڑے فسادی کو اور مسلمانوں کو اذیتیں اور تکلیف دینے والے کسی شخص کو قتل کرنا مقصود ہو۔ یا اس کے علاوہ کوئی اور شرعی مصلحت پیش نظر ہو، جس کو شریعت واقعتاً مصلحت قرار دیتی ہو تو ایسی صورت میں کسی کافر کا ساتھ دینا، مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ایک رابطے کا کردار ادا کرنا جائز اور درست ہے۔ ایسی صورت میں یہ عمل کرنے والا ہرگز کافر نہیں ہوگا۔ جس شخص کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا معاملہ اس طرح کا ہے تو اس کے ساتھ کافروں والا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اس طرح کا کردار ادا کرنے والا ایک مسلم مجاہد کا کردار ادا کرتا ہے۔ اس موضوع پر ہم سیرت رسول ﷺ اور سیرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چار واقعات پیش خدمت کرتے ہیں:

پہلا واقعہ: سیدنا فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اسود عنسی کا قتل:

سب سے پہلا واقعہ سیدنا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے۔ یہ واقعہ اس طرح ہے کہ اسود عنسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر ڈالا۔ اہل یمن کی ایک بہت بڑی جماعت دین اسلام سے پھر گئی اور مرتد ہو گئی۔ اس مرتد جماعت کے افراد نے اسود عنسی کی پیروی اختیار کر لی۔ نوبت یہاں تک جا پہنچی کہ اسود عنسی ”صنعاء“ شہر پر غالب آگیا۔ اس وقت صحابیٔ رسول سیدنا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اسود عنسی کے سامنے ظاہر کیا کہ گویا وہ اس کے خاص لوگوں میں شامل ہے اور بہترین معاونین میں سے ہے۔ لیکن دل کے

اندر ایک پروگرام تھا کہ میں نے اسے قتل کرنا ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا فیروز الدیلمی کے واقعہ کو اپنی "الجامع الصَّحِیْحُ" میں بیان فرمایا ہے۔ایک تابعی عبید اللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،میں نے صحابی رسول اور حِبْرُ هٰذِهِ الْأُمَّة سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے بارے میں دریافت کیا جس کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:کسی بیان کرنے والے نے مجھے وہ خواب یوں بیان کیا ہے(دوسری روایت میں اس بیان کرنے والے کا نام سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے)کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

«بَیْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِیتُ أَنَّهُ وُضِعَ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَطَعْتُهُمَا وَکَرِهْتُهُمَا - فَأُذِنَ لِی فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا کَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ» فَقَالَ عُبَیْدُ اللهِ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِیّ، اَلَّذِیْ قَتَلَهُ فَیْرُوزُ وَالْآخِرُ مُسَیْلَمَةُ الْکَذَّابُ"[122]

"مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا کہ میرے ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے ہیں۔میں ان سے بہت گھبرایااور میں نے دونوں کنگنوں کو ناپسند۔پھر مجھے حکم ہوااور میں نے انہیں پھونک ماری تو وہ دونوں کنگن اڑ گئے۔میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی ہے کہ نبوت کے دو جھوٹے دعویدار عنقریب نکلنے والے ہیں۔"روایت بیان کرنے والے تابعی جناب عبیداللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبوت کے ان دو جھوٹے دعویداروں میں سے ایک اسود عنسی تھاجسے سیدنا فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ نے یمن میں قتل کیا تھا۔اور دوسرا مسیلمہ کذاب تھا۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ ذیل حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«ثُمَّ خَرَجَ فَیْرُوزُ الدَّیْلِمِیُّ عَلَی الأَسْوَدِ الْعَنْسِیِّ وَجَآءَ الْخَبَرُ إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ وَهُوَفِی مَرَضِ مَوْتِهِ ، فَخَرَجَ فَأَخْبَرَ أَصْحَابَهُ بِذَالِكَ وَقَالَ :«قُتِلَ الْأَسْوَدُ الْعَنَسِیُّ اللَّیْلَةَ قَتَلَهُ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنْ صَالِحِیْنَ» وَقِصَّتُهُ مَشْهُوْرَةٌ[123]

"پھر سیدنا فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ اسود عنسی کذاب کا قصہ تمام کرنے کے لیے نکلے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مرض الموت میں مبتلا تھے کہ بذریعہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کے قتل کی خبر پہنچ گئی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو یہ خوشخبری سناتے ہوئے

122 صحیح البخاری=کتاب المغازی: باب قصۃ الاسود العنسی، الحدیث:4379

123 الجواب الصحیح فیمن بدل دین المسیح: 1/109